موبائل کی کہانی خود اس کی زبانی

از: مولانا عمران پٹیل فلاحی
استاذ جامعہ قاسمیہ عربیہ، بھروچ

قابلِ قدر و قابلِ رشک طلبۂ کرام!

آپ تمام حضرات مجھ بے روح ڈھانچہ کو بہت قریب سے جانتے ہیں؛ بلکہ کچھ بعید نہیں کہ عین اس وقت بھی میرے بارگراں سے آپ کی سفید قبا بوجھل ہو رہی ہوگی؛ یقیناً مجھ جیسے ''برائیوں کے پلندے'' اور ''بدنام زمانہ'' کی کیا مجال کہ آپ جیسے نیک منش، سفید پوش و دستار بند علم و فضل سے آراستہ تقوی و پرہیز گاری سے پیراستہ بزرگوں کے سامنے کچھ لب کشائی کرسکوں! اور ویسے بھی مجھے اپنے دلداروں اور عاشق زاروں کی خدمت گذاری سے فرصت کہاں؟ لیکن بڑی مشکل سے ہمت جٹا کر موقع نکال کر اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دیتے ہوئے "وشهد شاهد من اهلها" اور "وشهدوا علی انفسهم" کا نمونہ بنتے ہوئے کچھ کھری کھری اور دوٹوک باتیں آپ ''طالبانِ علومِ نبوت'' کی خیرخواہی و محبت میں آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں امید ہے کہ دل کے کانوں سن کر عبرت حاصل کریں گے۔

رکھیو غالبؔ مجھے اس تلخ نوائی میں معاف   آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے

حضرات! میری شخصیت کے کچھ مثبت پہلو یقیناً ایسے ہیں جن کی افادیت سے کسی کو شاید ہی اختلاف ہو! مثلاً میں مشرق و مغرب کے فاصلوں کو چشمِ زدن میں سمیٹ لیتا ہوں، میری برقی لہریں ہوا کے دوش پر سوار رہ کر حیاتِ انسانی کو ہمہ وقت متحرک و فعال رکھتی ہیں، میں آڑے وقت میں لوگوں کے کام نکالتا ہوں؛ مگر بایں ہمہ میں اپنے چھوٹے سے وجود میں سینکڑوں برائیوں کا ایک طوفان بلا خیز لیے پھرتا ہوں؛ جس کی زد میں آکر بے شمار لوگ ہلاکت و بربادی کی نذر ہو چکے ہیں اوران پر "خسر الدنیا والآخرة" کی مہر لگی چاہتی ہے، ان ہی ہلاکت خیزیوں کے باعث مجھے خواہی نہ خواہی یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں "واثمهما اکبر من نفعهما" کا صد فی صد مصداق ہوں؛ تو لیجیے! آپ کی قیمتی وقت ضائع کیے بغیر مشتے از خروارے کے طور پر اپنی چند فتنہ سامانیاں آپ

کی خدمت میں عرض کرتا ہوں؛ میری حقیقت سے نقاب کشائی کے لیے یہی بہت کافی ہیں۔

﴿۱﴾ میں اپنے اندر عریانیت و بے حیائی کے وہ مناظر رکھتا ہوں جن سے بے شمار شریف کہے جانے والے لوگوں کی قبائے حیا تار تار ہوکر رہ گئی ہے۔

﴿۲﴾ بہت سے وہ لوگ جو اپنے خدا سے راز و نیاز کی باتیں کرنے کے لیے خلوتیں تلاش کرتے تھے وہ میرے دامِ تزویر میں ایسے پھنسے کہ اب وہ میری ہی معیت ورفاقت کی شراب سے اپنے کام و دہن کی لذت کا سامان کرنے لگے ہیں، اور شیطان ان پر قہقہے لگا رہا ہے۔

﴿۳﴾ بہ ظاہر میں خاکی پتلے کا غلام اور انسانی انگلیوں کا تابع ہوں؛ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسانوں کے قلب و دماغ پر میری حکومت و بالا دستی کا ڈنکا بجنے لگا ہے، میری اداؤں کا جادو اِن کے جسم و جان پر چھائے جارہا ہے، جس سے مسحور ہوکر لاکھوں انسان اپنے مقصد وہدف سے غافل ہوچکے ہیں اور میرے عشق میں ڈوب کر افکارِ پریشاں اور احوالِ پراگندہ کو اپنی تقدیر بناچکے ہیں۔

﴿۴﴾ جس طرح ملک ہندوستان ''اکّال الامم'' کہلاتا ہے، اِسی طرح آپ مجھے ''اکّال الاوقات'' کہہ سکتے ہیں، اِس لیے کہ اب تک میں نوعِ انسانی کے بیش بہا اوقات کا اتنا بڑا حصہ ضائع کرچکا ہوں، جس کے شمار سے مشینیں عاجز ہیں، اگر وہی لمحے تعمیری و مفید کاموں میں صرف کیے جاتے تو دینی و دنیوی ترقی کی ان گنت منزلیں سر کی جاسکتی تھیں۔

﴿۵﴾ میرا ایک اہم مشن مسلمانوں کی جیبوں سے اِسلامی تشخص کی حامل اشیاء کا بوجھ ہلکا کرنا ہے: چنانچہ جس جیب میں میرا آشیانہ ہوتا ہے وہاں سے تسبیح ومسواک اور ٹوپی جیسی گراں قدر چیزیں رخصت ہوجاتی ہیں، یہی نہیں؛ بلکہ بہت ساری جیبوں سے روپیوں کا بوجھ بھی کم کردیتا ہوں؛ چنانچہ آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ میری برکت سے آپ کے اولیاء کی حلال و پاکیزہ کمائی ''ریچارج'' اور ''انٹرنیٹ پیک'' کے سانچوں میں ڈھل کر بڑی آسانی سے فضاءِ آسمانی میں بکھر جاتی ہے۔

﴿۶﴾ آپ میری زہرناکی کا اندازہ اِس سے لگاسکتے ہیں کہ اب تک ہزاروں مرد وعورت کے درمیان ان گنت ناجائز بے حجابانہ تعلقات قائم کرنے میں میرا کردار کلیدی رہا ہے، کتنی ہی باحیاء دوشیزائیں میرے توسّط سے بے حیائی میں مبتلا ہوکر اپنے دامنِ عصمت کو داغ دار کربیٹھی ہیں، اُن کے اولیاء کے لیے رسوائی کے مارے گھر سے باہر قدم نکالنا دوبھر ہوچکا ہے، بے شمار شادی شدہ خواتین میرے ذریعہ غیروں کی آشنائی کا شکار ہوئی ہیں، اُن کے ہنستے کھیلتے خاندان اجڑ گئے، کتنے ہی شوہر محض میرے وجود کی نحوست سے اپنی رفیقۂ حیات سے بدگمان بنے ہوئے ہیں۔

﴿۷﴾ اور سنیے! میری اسکرین پر فحش فلموں اور عریاں تصویروں کے مزے لے کر بہتیرے

بچے قبل از وقت غیر فطری طور پر بلوغ کی دہلیز پر قدم رکھ چکے ہیں، جب کہ لاتعداد نوجوان شہوانی خیالات سے بے قابو ہوکر ایسی حرام کاریوں میں مبتلا ہیں کہ بس، ...خدا کی پناہ! اب اُن کے کھاتے میں کبیرہ گناہوں اور بہہ جانے والی جوانی پر لاحاصل حسرتوں کے سوا کچھ نہیں بچا، شیطان اتراتا پھر رہا ہے کہ اُس نے نوجوانِ مسلم کو جو کبھی سیف وسنان کا دھنی ہوا کرتا تھا طاؤس ورباب کا رسیا بنا کر چھوڑا ہے۔

﴿۸﴾ اور ہاں! میرا حلقۂ اثر اِس حد تک وسیع ہوچکا ہے کہ مسجدیں، خانقاہیں، دینی مراکز اور مؤقر جلسے بھی میرے زیر اثر آچکے ہیں، میں نے نمازیوں کا خشوع غارت کردیا، خلوت گزیں صوفیوں کی خلوتوں پر ڈاکے ڈالے، ذاکرین کے ذکر میں رخنے ڈال کر اُسے بے حقیقت بنایا، طلبہ سے توجہ وانہماک چھین کر اُنھیں علم کی لازوال دولت سے محروم ہونے پر مجبور کردیا، پروقار دینی مجلسوں کی سنجیدگی ومتانت کو اپنے دل کش ترانوں سے منتشر کردیا۔

سفینۂ امت کے ملاّحو! آپ ہی بتائیے کہ کیا زندگی کا کوئی شعبہ بھی بچا ہے جسے میں نے اپنی فن کاریوں سے فساد اور بگاڑ کی آماجگاہ نہ بنایا ہو؟ عزیز طلبہ! مذکورہ تلخ حقائق خود میری زبانی سننے کے بعد بھی کیا آپ جیسے غیرت مند لوگوں کی رگِ حمیت حرکت میں نہیں آرہی ہے؟

میرے پیارو! آخر کوئی تو وجہ ہے کہ بہت ساری عصری تعلیم گاہوں نے، جن کا منتہاءِ مقصود دنیا اور مادّہ ومعدہ کے سوا کچھ نہیں۔ میری تخریب کاریوں سے عاجز آکر مجھے اپنے احاطوں سے باہر ڈھکیلنے پر اتفاق کرلیا ہے، عصری تعلیم میں مشغول بے شمار دوراندیش اور سود وزیاں سے باخبر طلبہ مجھے اپنا دشمن جان کر دور ہی سے سلام کرنے لگے ہیں؛ تاکہ اُن کی تعلیم کا حرج نہ ہو؛ لیکن ہائے افسوس! پیارے بھائیوں! میرا کلیجہ منھ کو آتا ہے، جب میں یہ روح فرسا منظر دیکھتا ہوں کہ آپ جیسے سفید پوش طلبہ علمِ دین کے حصول سے غافل وبے زار ہوکر مجھے اپنے ہاتھوں کی زینت بنائے ہوئے ہیں، اور میرے وجود میں گم ہوکر اپنے خوابوں کی دنیا تلاش کرتے ہیں، اِس وقت میرا دل کڑھتا ہے، میری بے کلی بے چینی کی کوئی انتہا نہیں رہتی، اور بے ساختہ یہ دعا، زبان پر آجاتی ہے کہ بارِ الٰہی! مجھے اِس ہونہار طالب علم ﴿جسے دنیا مہمانانِ رسول کے مقدس نام سے جانتی ہے﴾ کی ہلاکت وبربادی کا ذریعہ نہ بنا، خدایا! اگر یہ ضائع ہوگیا تو تیرے حبیب کی امت کے رِستے ہوئے زخموں پر مرہم رکھنے والا کون رہ جائے گا؟

مجھے اُمید ہی نہیں؛ بلکہ یقین ہے کہ آپ جیسے مہمانانِ رسول (ﷺ) کی مخلصانہ آمین سے یہ دعا، ضرور قبول ہوگی۔